منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم — باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ — توریت بلا توریہ انجیل بہ تجیل — گویان صفت و سیرت مبرور محمدؐ

منشور محمدی کا فرمان	جاری رہے تا بہ ختم دوران	شائع رہے باہزار تزئین	آمین آمین الٰہی آمین

نمبر ۳۳ — مورخہ ۶ ذیحجہ روز جمعہ سنہ ۱۲۹۱ ہجری نبوی ۳ — جلد ۳

اشتہار

بعد حمد و نعت کے شائقان حق پسند کو بشارت و طالبان راہ ہدایت کو اشارت ہو کہ پرچہ ہذا زمرۂ احباب کے جانب سے مہینے مین تین مرتبہ ۵-۱۵-۲۵ ماہ انگریزی کو چھپکر جلوۂ اشاعت پاتا ہی مقصود اسکی اجرا سے حقیقت دین اسلام ظاہر کرنا ہی اور مخالفان اسلام کے اعتراضات بیجا کی تردید قیمت اسکی بمد پیشگی چار روپیہ لیعنی ۴ محصول ڈاک مقرر ہی اور مابعد للمضاعف نوابان عالی شان راجگان گرامی سے بصیغہ پیشگی ۸ روپیہ سالانہ اور بعد کو دونی قیمت لیجاوے گی جملہ خط و کتابت و ارسال زر قیمت پرچہ ہذا بذریعہ منی آرڈر و ٹکٹ نصف آنہ بنام راقم ہونی چاہیے۔ العبد محمد عبد المجید سکرٹری زمرۂ احباب

ابطال تناسخ

فقیر سرمد میرزا موحد اپنے کرمفرما صاحب مہتمم منشور محمدی کی خدمت والا درجت مین گزارش کرتا ہی کہ ان دنون اکثر اخبارات کے سیر و مطالعہ سے منکشف ہوا کہ بہت سے احباب ذی شعور آواگون کے مدعی بنتے ہین اور تسپر طرہ یہہ ہی کہ ہنود تو بلا دلیل تناسخ کو مانے بیٹھے ہین مگر اونکی دیکھا دیکھی بعض مسلمانون کے بھی خیالات آواگون کے باب مین یونہی آواگون سے تظر پڑتے ہین کیونکہ اون مسلمانون نے بطمع حصول ثروت دنیاوی راجستان مین رہکر پرانی انسانیت کا جامہ بدلا تو جون کے بھی قایل ہوگئے تاکہ راجاؤن کو معلوم ہوجائی کہ یہہ صاحب ہمارے مسائل پر اعتقاد رکھتے ہین اگرچہ ہماری نظر سے مدعیان آواگون کے دلایل قوی بجز اسکے کہ تناسخ کا مسئلہ ہمپر حل ہوگیا ہی نہین گزرے اور نہ ہمنے کسی اخبار یا خط مین دستخط خاص سے کسی مسلمان عالم بھائی کی تحریر دیکھی ہی اور نہ سنی ہی بالفرض اگر اونکے اجازت سے اونکے کسی شاگرد ہنود نے کچھ لکھا بھی ہو تو کچھ مضایقہ نہین ہی کیونکہ یہہ قابلیت راجہ شاہی رویہ کی ہی کہ جسکے صورت دیکھتے ہی ہمارے بھائی مسلمان کو

میں جس شکل میں ابن جسد اور مرئی ہوا وہ سے کم میں روح القدس
مجسم اور متشکل ہو جو لوگ کہ ابن اللہ کا تجسم و تشکل بشکل انسانی تسلیم
کرینگے وہی روح القدس کا تجسم اور تشکل بہ شکل کبوتر مسلم رکھینگے
و پس صاحب نورافشان اس کی تشریح کرین کہ آیا یہ تغیر و تبدل
جیسا ہی اور یہ کیا سوانگ ہی اگر اسکو وہ گفتگو بازاری تصور کرتے
ہین تو وہ بھی اس کبوتر کا خیال دل سے اوڑا دین خدا تعالی کو
ایسی صورت سے پاک و صاف سمجھین (۹) ابن اللہ کا اطلاق یا ین
معنی حقیقہ مسیح پر درست ہی یا نہین اور مقدسہ اس اطلاق کی اجازت
دیتے ہین یا نہین اسلئے ایڈیٹر نورافشان کو مناسب ہی کہ جو الفاظ
حضرت عیسی علیہ السلام کے حق مین وارد ہین وہی الفاظ یعنہ اور
انبیائے حق مین بھی وارد ہوئے ہین ذرا آنکھین کھولکر دیکھین چنانچہ
سر نیل خدا کا پہلوٹھا بیٹا اور سلیمان و داؤد وغیرہ سب خدا کے بیٹے
بلکہ بیٹیان بھی بیبل مین لکھی ہوئین موجود ہین تو پس تخصیص مسیح کی کیا
وجہ صاحب من شاید یہہ اعتراض گفتگو بازاری اور ہرزہ درائی کے
ساتھ ہو گا اگر مشترک ہو گیا ہو تو آگے کفارہ کے اعتراض پر توجہ فرمانیگے
سو جاے دیجے - (۱۰) مصلوبی حضرت عیسی کے باطل ہی اسواسطے
کہ لعنتی اور لکڑی پر لٹکنا حسب تصریح آیات توریہ کی مستلزم
معونی مصلوب کرنی اور ملعونی نبی کی باطل پس مصلوبی بھی باطل
چنانچہ حکماے یونان و فیلسوف مشرق اور دوستی کا یہہ اعتقاد ہی کہ
مسیح قبل از مصلوبی آسمان پر تشریف لے گئے اور ایون بھی اس
مرکا معتقد ہی مسیح قبل از مصلوبی آسمان پر چڑھ گیا اور وہ
[illegible] اس مطلب پر بعض آیات زبور سے
[illegible] استدلال استخراج کیا کرتے ہین کبھی بعضر

آیات کتاب اشعیا نبی سے سو یہہ بالکل اونکی غلط فہمی ہی اور دیکھو
کتاب اشعیا نبی کا ۵۳ باب صاف صاف مبطل کفارہ ہی ترجمہ عربیہ
سنہ ۱۸۱۱ ع انا ہو اللہ ولیس یوجد من تخلیص غیری اور ما قبل اور ما بعد
کی آیات اسی باب کے مبطل تثلیث ہین اور پس جب ان اعتراضون کا جواب
صاحب نورافشان دینگے تو باقی اینده اونکی نذر اعتراضات آجائینگے
اگر یہہ اعتراض گفتگو بازاری ہون تو صاحب موصوف حسب دستور بذریعہ
نورافشان مجھے مہربانی فرماکر مطلع فرماوین تاکہ سب کو معلوم ہو جائے
کہ آپ ایسی ہین اور مسٹر محمد مراد ڈپٹی راجپوتانہ اخبار حمیر ہمارا منصف رہا فقط

ابن مریم خدا کا بیٹا کیونکر بن گیا

عجب تماشا ہی کہ جو لوگ ابن مریم کو خدا کا بیٹا کہنا دین و ایمان سمجھتے ہین
وہ فرزند خدا کی والدہ ایک عورت بنی آدم ہی مین کی بتاتی ہین سو
اشراف اطراف مین بنی نوع ہونیکی مناسبت بھی ہی اور پھر اشرافونکو
اطرافون کے رشتہ داری سے عیب لگتا ہی خدا کے ساتھ بندونکو کیا
نسبت پھر اونکی رشتہ داری سے عیب کیونکر لگیگا اب فرمائیے کہ خدا
کو بھی جب عیب لگا تو خدائی کہان رہی ہم اسی خدا سمجھتے ہین کہ جو
عیب و نقصان سے پاک ہو ورنہ پھر ہم کو کسی منع کیا ہی جو خدائی کا
دعوی نکرین معہذا جو اپنی پیشواؤن کو خدا کا بیٹا سمجھتے ہین وہ اس
بات کے بھی قایل ہین کہ سوا بیٹی کے دو اور خدا ہین کہ وہ تینون پھر
باہم حقیقت مین ایک بھی ہین سو اگر بالفرض فرض محال بیٹا ہونا
عقل مین آتا بھی تو اس عقیدہ کے ساتھ مین یہہ ایسی لچر لگی ہی کہ
آدمی تو آدمی جانور بھی اسکو تسلیم نکرین اور کوئی شخص ان مذہب
والونکی طرفداری مین جو خدا کا یا خدا کے بیٹے کا آدمی وغیرہ کی شکل
مین ہونا تجویز کرتے ہین اور یہہ ثابت ہو چکا ہی کہ آدمی وغیرہ

کے ذمہ اختیاری کا خالق بھی خدا ہی ہی اور انسان اور حیوانات
کے ارواح اور اونکے ہاتھ پاؤن بسے مین جیسے آگے پیچھے کسی کارخانہ
مین کلین ہوا کرتے ہین اور کارخانہ والا اُن کلون کے وسیلہ سے اپنا
کام ابتدا ہی سوا گر کارخانہ والا اول کے کلو نکو جدا کر کے آخیر کے کل کو
اپنے ہاتھ مین لیکر کام کرنے لگے تو کچھ مجال اُن مین ایسی ہی اگر خداوند
کریم کسے بدن مین روح نہ ڈالے اور اُس بدن کے ہاتھ پاؤن سے اپنے کام
لینے لگے تو کیا قباحت ہی باقی رہا کھانا پینا اور فضلات کا نکلنا اوسکا
قصہ بعینہ ایسا ہو جیسا کسی شی مین پانی ایک طرف سے آئے اور دوسری
طرف کو نکلجای جیسے اُس صورت مین بمبہ والی یا پانی ڈالنی والے یا خود
پینی کو نہ پانی ڈالنے سے پہلی پیاس لگتی ہی اور نہ نکلنے کے وقت
مثل پیشاب کے کچھ ضرورت ہوتی ہی سو ایسے ہی رامچندر اور حضرت
عیسیٰ کے بدن مین دکھانا پانی آتا ہوا اور نکلجاتا ہوا اور نہ بھوک
لگتی ہو اور نہ پاخانہ پیشاب کی ضرورت ہوتی ہو نہ اوس بدن کو اور نہ
بدن والیکو اسلئے ہم کو یہی کہنا پڑا کہ اگر یہی استدلال ہی تو دیوانے
بھی بے دلیل بات نہین کرتے اگر خدا یا خدا کے بیٹے ہونیکے یہی معنی ہین
تو تمام بنی آدم خدا یا خدا کے بیٹے ہین بلکہ حضرت عیسیٰ اور سری رامچندر
سے بڑھکر کیونکہ کام کرنیوالا تو دونو جا خدا ہی ہوا پر اتنا فرق ہی کہ
اونی آدم کو ایک گونہ برتری یا باب روح نام بھی جو باعث زینت بدن
اور عزت جسم ہو گیا ہی عطا کر رکھا ہی اور حضرت عیسیٰ اور سری رامچندر
اوس سے محروم ہین معہذا ایسی خدائی اوس بندگی کے مخالف ہین جسکے
ہم دپے اثبات ہین بلکہ نسبت اونی آدم کے سری رامچندر وغیرہ مین
ہین محض بے اختیاری پائی جائیگی اور سوا اونکے اور
سبب دانہ کے ظاہر کا اختیار تو ہوگا اور بمبہ سے تشبیہ کا

دینا کمال غیر پر دلالت کرنا ہی کون نہین جانتا کہ بمبہ مین صدہا سال
پانی نہ ہی تو بمبہ کو کچھ زیان نہین کیونکہ بمبہ مین پانی کے جاری کرنے
سے کسی جا پر پانی کا پہونچانا مقصود ہوتا ہی خود بمبہ کی اصلاح
اور اوسکا پانی دینا مدنظر نہین ہوتا بخلاف بدن انسان کے وہان
پانی کے دینے سے مقصود دفع تشنگی اور اوس کی تربیت ہوتی ہی
اگر دو چار پہر بدن انسان مین آب و نان کا گذر نہو تو خیر نہین تشنگی
موجب برہمی روح حیوانی ہو جاتی ہا ان ہمہ طرفہ ہی کہ جس ضرورت
کیواسطے کسی دوسری کی تابعداری کو اپنی سرد ہرنی تجویز کرے تھے
ہم جنسی غیرت طاق مین دہری ایسے عقائد والون کی ہمری مین
جو کسی بشر صورت کا خدا ہونا یا خدا کا بیٹا ہو جانا جایز رکھتے ہین
وہ ضرورت بھی مجال خود رہتی معلوم ہوتی ہی کیونکہ اونکی یہان
کوئی ایسی کتاب نہین کہ جسمین ایسی قانون خداوندی لکھی ہون فقط
المرسلہ موحد

تصحیح اغلاط مشور محمدی نمبر ۲۹ جلد ۳

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۴	۲	۱	دسکتا	دیسکتا
"	"	۲	مدت تک	مدت دنگ
"	"	۴	برس تک	برس دنگ
"	"	۱۴	چیکے	چپی
"	"	۲۰	ارقام کیا ہی اور باقے	ارقام کیا ہی جسکا نام
"	۱	۲۱	جسکا نام ہادی المصلین ہے	ہادی المضلین ہے اور باقے
۵	۱	۱۱	سبی سے کمال ناواقفی	مسیحی سے کمال ناواقفی
"	۱	۲۳	نہین ہوتا	نہین ہوتا

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
"	۲	۱۹	متن و حاشیہ	متن و حاشیہ
۶	۲	۲۱	سند	سنہ
۸	۱	۲۳	مین	متن
۹	۲	۳۰	ہشتم	ششم
۱۰	۲	۶	پورانی	پوبے
۱۱	۱	۵	کہ اتنی	انتہی
"	"	۱۳	مفر ہوگا	کیا مفر ہوگا
"	۲	۱	سند	سنہ
۰	"	۹	سے	کے
"	"	۱۲	کرتی ہین	کرنی مین
۱۲	"	۱۸	شابت	مشابہت

تصحیح اغلاط منشور محمدی نمبر ۳۲ جلد ۳

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۲	۲	۲	تغیر	تفسیر
"	"	۱۱	اشتیا	اشعیا
۳۰	۱	۴	نسخہ کا قدیم	نسخہ قدیم کا
۰	۰	۱۳	تغیر نوبس نے	تفسیر نوین متی مین
"	۰	۱۵	بے دستی	بے دینی
۰	"	۱۶	فرماتے ہین	فرمائین
"	۲	۹	غیر راکے لکھی گئے	غزرا کی عہد مین لکھی گئے
۴	۱	۴	وجیزہ	وجیرہ
۰	۰	۱۲	معائب	مصائب
۰	۲	۱۱	طاخی ۲ باب ۳ ورس ۱ بور	طاخی باب ۳ ورس ۱
۰	"	۱۲	باب ۱۶	زبور ۱۶
"	۰	۲۳	عام نتھی	عام متی
۵	۱	۶	نکالڈ ہلی میگ (تاریخ یوسیس	نکالڈ لس (تاریخ یوسیس

بمقام معسکر بنگلور مطبع بحر الاسلام متعلق زمرہ احباب باہتمام محمد عبد المجیب سکرٹری طبع شد

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۱۱	۱	۱۱	باب ۱۱ ورس ۱۳۶ و ۳۶	باب ورس ۱۳ و ۳۶
"	۲	۲	ہبودے	ہبودے
"	"	۵	حربیون	خرابیون
"	"	۱۶	ڈاکٹر انکس	ڈاکٹر انگس نے
۰	۱	۲	بقولہ	مقبولہ

رسید زر منشور محمدی

ہم نہایت ممنون و مشکور ہین اون عنایت فرماؤن کے جنہون نے زر مندرجہ ذیل ہر چہ منشور محمدی عطا فرمایا۔

	روپیہ	آنہ	پائی
جناب محمد حبیب علی صاحب علوی - مین پوری	۴	۲	"
جناب مولوی عبد الغفور صاحب - پیاور	۲	۱	"
جناب محمد عبد الرحمن صاحب پولیس سوپرنٹنڈنٹ جتلدرگ	۲	"	"
جناب سید عبد العلی صاحب - مہیدپور	۴	۱	"
جناب منشی محمود خان صاحب - پونہ	"	۵	۶
جناب مولوی محمد علی صاحب مدرس اسکول سیالکوٹ	۲	۲	"
جناب نایک شیخ حسن صاحب - پونہ	"	۵	۶
جناب سوداگر محمد عبد الرزاق صاحب متوطن دہلی از پونہ	۲	۱	"
جناب شیخ مغلو خان صاحب - دارجیلنگ	۴	۲	"
جناب بابو فضل الہی صاحب ڈبٹی پوسٹ ماسٹر ڈاکخانہ جالندہر	۴	۲	"
جناب منشی عبد الحمید صاحب شفاخانہ جالندہر	۴	۲	"
جناب محمد بہادر علی خانصاحب مدرس مدرسہ قصبہ گنجرود ضلع پورد اسپور	۴	۲	"
جناب محمد ابراہیم خانصاحب رئیس بستی باباخیل ضلع جالندہر	۲	"	"
جناب مولوی الہی بخش صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب نعیم ہوشیارپور	۴	۰	"
جناب محمد برکت علی خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمیشنر بہادر لاہور —	۱	۰	"
جناب سلطان احمد صاحب قادیان	۲	۸	"
جناب سید دیوان محمد صاحب میر منشی رجمنٹ دہم ہوشیارپور	۴	۲	"

محمد عبد المجیب

بھی جون پلٹنے کا خیال دامنگیر ہوگیا ابھی تو دن جون کے قائل ہونے
ہین شاید کل کو اوتارون کو بھی قبول کرنے لگین تو اونسے کچھ بعید
نہین ہے خیر اسے جانے دو اب ہم صلاے عام دیتے ہین اس باب مین
جس صاحب کا جی چاہے ہمارے ساتھ بحث کرے اور اپنا مافی الضمیر بخیالی
اخبار لاہور یا اخبار خیر خواہ عالم دہلی ناصر الاخبار دہلی یا قاسم الاخبار
بنگلور مین ظاہر فرمائے انشاء اللہ تعالی اونکے خیالات کا جواب
دلایل عقلی سے اس اخبار نامدار منشور محمدی کے ذریعہ سے مجیب صاحب
کی خدمت کریمہ رحمت مین پہنچایا جائیگا - قبول کردم - کہ ہمارے
علمای نامدار نے اس مسئلہ کو خوب چھانا ہی سب سے اول ہم قول
صاحب تقریر دلپذیر کو اپنے مدنظر رکھتے ہین اور ہم بھی انکے
ہمزبان ہین علی ہذا القیاس بہشت و دوزخ جن جن مکانون کو
کہتے ہین اونکا ہونا بجا اور درست ہی اسلئے یون سمجھ مین آتا ہے
کہ بطور آواگون کے بنی آدم کا ہمیشہ مختلف جونون منتقل رہنا
اور کبھی اس سلسلے کا منقطع نہونا ایک عقیدہ غلط ہی کہ بسبب
کج فہمی بعض حکماء اور بعض مقتدیان ہنود کے بعض عوام کی
طبیعت مین راسخ ہوگیا ہی یا متاخرین متقدمین کا مطلب
نہین سمجھے اونہون نے شاید کسی ایسے موقع کا ذکر کیا ہو جو اس سلسلہ
سے اول اول واقع پر گذرا ہی چنانچہ ہم بھی اوسکے طرف اشارہ
کرینگے پر متاخرین اسکو بعینہ ایسا ہی قصہ سمجھ گئے ہون ہان
فی حد ذاتہ یہ امر ممکن ہی اسمین کچھ شک نہین لیکن جبکہ بوجوہ
مذکورہ اس عالم کا درہم برہم ہونا ضروری ہوا اور پھر اسپر انجام کار
بہشت و دوزخ مین داخل ہونا ٹھہرا تو پھر سوا اسکے آواگون کا ہونا
ایک امر غیر واقعی ہوا اور کیا کہا جائی ہر چند بعد اسکے ضرور نہین کہ

کے دلایل کو آواگون کے دلیل کا بطلان آپ لازم ہی اور اونکے
بطلان کو آواگون کا بطلان اور قیامت کی حقیقت اور اسکی
دلایل کی صحت لازم نہین لیکن مزید اطمینان طالبان تحقیق
کے لئے مرقوم ہی کہ آواگون کی حقیقت اور صحت کے لئے مدعیان
آواگون کے پاس بجز اسکے کوئی دلیل نہین کہ بہت سے نیک بختون اور
نیک کام والونکو ہم دیکھتے ہین کہ باوجود کثرت عبادت و طاعت
واجتناب افعال ناپسندیدہ مدۃ العمر تکلیفات مین گذراتے ہین
اور علی ہذا القیاس اکثر بدبختون اور بداطوارون کو دیکھتے ہین
کہ باوجودیکہ شب و روز امور ناگفتنی مین مشغول رہتے ہین اونکو
تکلیف کی آنچ بھی نہین آتی حالانکہ یہہ بات سبکے نزدیک مسلم
ہی کہ نیکی قابل انعام اور بدی لایق سزا ہی سو یہہ برعکس کہ
اچھے تکلیفون مین گزارین اور برے گلچھرے اوڑاوین بجز اسکے
سمجھ مین نہین آتی کہ اون لوگون سے پہلے زمانی اور پہلی جون مین
انکے احوال کے مناسب کام سرزد ہوئے ہین تکلیف والون سے برے
کام آرام والون سے اچھے کام ورنہ زمانہ حال کے لحاظ سے
دیکھئے تو انکے احوال کو انکے افعال سے کوئی مناسبت نہین بلکہ
اچھون کے حق مین تو تکلیف کا ہونا سخت نامناسب معلوم ہوتا ہے
پھر اس جون کو اول ہی جون سمجھین تو اس آرام کی جگہ تکلیف
اور تکلیف کی جگہ آرام کے ہونے کی کیا وجہ نکلیگی الحاصل بجز
اسکے مدعیان آواگون کے پاس اپنے مطلب کے اثبات کی کوئی
دلیل نہین اور یہہ دلیل بھی اس زرق و برق سے مین نے ہی
بیان کی ہی سو اس دلیل کا حال یہہ ہی کہ اہل فہم کے نزدیک

مشبت نہین ہوسکتی کیونکہ اتنی بات تو اس دلیل سے بھی نکلی کہ
ایک جون کے افعال کی جزا سزا دوسری جون مین دیجاتی ہی
سو اول سے اول جون مین جو کچھ آرام و تکلیف بنی آدم کو
پیش آتی ہونگی اور بیشک پیش آتی ہونگی کیونکہ ان دونون
انسان خالی نہین رہسکتا خاص کر جی نے کا آرام اور مرنے
کی تکلیف تو ہم پوچھتے ہین کہ وہ کونسی جون کی کرتوت کی جزا سزا
ہی ہان اگر زمانہ گذشتہ مین اس سلسلہ کا غیر متناہی ہونا محال
نہوتا تو البتہ ممکن تھا کہ یون کہہ بیٹھتے کہ اس سلسلہ کا کوئی اول ہی
نہین تو اب بجز اسکے نہین بن پڑتی کہ یون کہا جائی کہ آرام و
تکلیف کا جزا سزا مین منحصر رہنا کچھ ضرور نہین بلکہ ممکن ہے کہ کسی
اور مصلحت کے لئے ہو اور یہہ بات بطور عقل و حسب بھی معلوم
ہوتی ہی کیونکہ بنی آدم مین بہت سے آرام اور تکلیفین قطع نظر
اسکے کہ جزا سزا مدنظر ہو ایک کو دوسرے سے پہونچتی ہین - باقی آیندہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شفاعت **یا فتاح** اذن لہ

الحمد للہ الذی لا تشفع عندہ الا باذنہ ولا ینفع الشفاعۃ الا من
الرحمن ورضی لہ قولا والصلوٰۃ علی الانبیاء والمرسلین وعلی نبی الامی
وہو خاتم النبیین رحمۃ للعالمین - اگرچہ مجادلہ و مکابرہ اہل زمان کا
حال دیکھکر بجز سکوت کچھ بہتر نہین معلوم ہوتا کیونکہ فقط لڑائی جھگڑے کا
نام تحقیق رکھ لیا ہی - اور اپنی کہی جانا اور دوسرے کی نہ سننا اسکو
مناظرہ سمجھ لیا ہی - افسوس غور و فکر و تامل بجا خود نام کو نہین
وہ خوف خدا کہان جو کار دین کو آسان سمجھا کر خالق سے بگریہ و
زاری توفیق حق کے دعا مانگ کر تحقیق حق کیطرف رجوع کرین

پس اس صورت مین بولنا یا کچھ لکھنا بالکل بے فائدہ ہی - مگر فقط
بمنت ایزدی اس گزارش کا اتفاق ہوا - حق سبحانہ تعالیٰ
بہتری واضح ہو کہ پادری عماد الدین صاحب نے رسالہ تحقیق الایمان
وہدایت المسلمین و تمہ صفحہ ۳۰ مین بڑی دھوم دھام سے جا بجا یہہ اعتراض کیا ہے
کہ مسلمانونکی نبی شفیع المذنبین نہین ہوسکتی یہہ دعوے مسلمانون کا
قرآن شریف سے ثابت نہین اور چونکہ آنحضرت معاذ اللہ گناہون سے
پاک نہین اسلئے اور گناہ گارونکی شفاعت کسطرح کرسکینگے پر خود
درماندہ شفاعت کرا کند بخلاف جناب عیسیٰ کے کہ اونسے جسکا کچھ
کچھ نہین ہوا اسلئے وہ منصب شفاعت کے لئے زیبا و مناسب ہین -
مین کہتا ہون کہ اول یہہ مباحثہ ہی غلط ہی - ابھی عیسائیونکو ہمارے
نبی کے برحق ہونے مین کلام ہی یہہ مباحثہ ہی بیجا ہی جس سے فقط
افضلیت حضرت عیسےٰ کی لازم آتی ہی - دوسرے اگر یہہ کہو کہ فقط
تقدس ظاہری سبب حصول منصب شفاعت ہی تو فرشتے زیادہ
اس سند شفاعت کے سزاوار ہین کیونکہ ہر مادہ بشری سے پاک و
پاکیزہ ہین جناب عیسیٰ مسیح بھی پاخانہ و پیشاب و بھوک و تکلیف
وغیرہ سے بری نہ تھی - اور اکثر باتون مین ملایک خدا کے محتاج تھے
پس چاہئے کہ پادری صاحبون کے قول کے موافق فرشتے حضرت عیسیٰ
سے بھی افضل ہون - اور وہی لیاقت عہدہ شفاعت کے رکھین
- لیکن ہان یہہ دوسری بات ہی کہ حضرت عیسیٰ پادری صاحبون کے
نزدیک خدا و خدا کے فرزند ہین پس یہہ عہدہ شفاعت انکو میراث مین ملے
لیکن باپ کے ہوتے ہوئے میراث ملنا مشکل ہے پھر بھی تعجب ہے کہ خدا یا خدا
کا ایکلوتا بیٹا تو کسی جنس بشری سے پاک نہوا اور فرشتے باآن تقرب
و قدسیت ذاتی و حضرت آدم ع کہ مبتدا آدمیان ہین اور

بن مانباپ پیدا ہوے اور حضرت یحیی سے بپتسمہ حضرت عیسی نے
کی اور تمام عمر کریان و دنیا سے بیزار جنگلون مین پھرکے یہہ خدا تعالے
کے بڑے فرزند ارجمند ہون - ای پادری صاحب افسوس ہی کہ آپ
اپنے اعتقادی باتونکو تو بلا دلیل صحیح سمجھ لیتے ہین اور محمدیون سے
اول بھکر ایسے دلایل طلب کرتے ہین جو مذہبی باتونمین گنجایش نہین
رکھتے - رہا یہہ کہ ہمارے نبی تمھارے نزدیک گنہگار تھے اسیطرح حضرت
عیسی کے احوال کو یہودیون سے سنے کر کیا کیا واہی تباہی باتین کہتے
ہین - اور یہہ فقط ہمارے نبی کے تصدیق کا طفیل ہی کہ ہم یہودیون کے
باتین نہین سنتے اور لاحول پڑہتے ہین - ورنہ ایکدم مین دم بند کردیتے
مین نے ایک ہندو کو سمجھا دیا ہے حضرت عیسی کے پیدائش پر اعتراض
کیا جو یہودی کہتے ہین - اوسکا یہہ مطلب تھا کہ چونکہ حضرت مریم کا
وقت پیدائش حضرت مسیح کے جوان تھین لہذا معاذ اللہ عصمت
ثابت نہین ہوتی - پس اسوقت پادری صاحب کے پاس کچھ دلیل نہ تھی
اگر مسلمان بقول حضرت محمد رسول اللہ جناب عیسی کی تصدیق
نکرتے تو یہود و تمام عالم کے سامنے عیسایونکا گواہ کون تھا
ذرا انصاف فرمانا چاہئے اور یون جسکی زبان چلی شتر ہان چلین
مسیح پوچھو تو آنحضرت کی نبوت برحق اسی سے سمجھے جاتی ہی کہ انہون نے
جناب مسیح کی تصدیق فرمائی اور ایسی پوشیدہ بات کی مریمؑ
گواہی دی لیکن افسوس جسکے کارن مین موئی میرا سوانہ وہ یہہ
پادری صاحب احسان فراموش ایسے طعن و تشنیع پر دیدہ دوختہ
ہین کہ کوئی ہنر انکو نہین سوجھتا گواہ ورد کو متعصب بتلاتے ہین مگر
آپ با آنہمہ ادعا دانش جاہلون سے زیادہ تعصب مین پڑگئے -
الغرض آنحضرت پر گناہونکا اشتباہ ایسا ہی ہے جیسے یہودیونکے

کہ مسیح نی باوجودیکہ کچھ دنون موسی کا مذہب اختیار کیا اور یحیی
اصطباغ پایا پھر سب نبیونکے مذہب کو خاک مین ملایا - یہہ جو وہ مرتدونکو
سے نسبت دیتے ہین - ہم اونکو فقط حسب ارشاد نبوی کاذب
جانتے ہین و نہ تمھارے پاس کوئی عمدہ دلیل مقبول اونکے تردید کے
نہین - اور جو ہی تو اسیطرح مسلمان سب انبیا اور محمد مصطفے
کے عصمت مقررہ ثابت کرتے ہین مگر تم جسطرح یہود و ہنود و نکو
قرض ادا کرتے ہو اوسکے نسبت مسلمانون سے بحق تصدیق مسیح
یا دہ سمانی چاہتے ہو اور ایسے دلایل طلب کرتی ہو جو مذہب
کے حد سے بڑہکر ہین - اسیواسطے اب مذہب عیسوی کا انجام اچھا
و دہریہ پر رہگیا ہی - تیسری یہہ کہ بالفرض اگر قرآن شریف مین حضرت
کا شفیع ہونا نہین لکھا تو اس سے کیا ہوا پھر آپکو اس بات مین وجہ
بحث کیا ہی - اگر حضرت شفیع بالاجماع بھی ہین تو بلا دلیل قرآن
واحادیث معتبرہ و مشتبہ خود اجماع اہل تحقیق کے نزدیک سند صحیح
نہین پس جس بات مین خود مسلمان باہم مختلف و متفرق ہین آپ
ہمسے اوسمین لڑتے ہین اور یہہ سب جو تحقیق الایمان مین لکھا ہی کہ اگر آنحضرت
فقط نبی مثل دیگر انبیا ہوتے تو خیر مضایقہ نہ تھا مشکل تو یہہ ہی کہ انہون نے
شفیع المذنبین ہونیکا دعوی کیا - پس جبکہ اونکے نزدیک
قرآن شریف یا احادیث متحققہ سے شفیع ہونا آنحضرت کا ثابت
ہی نہین تو پھر آنحضرت کی نسبت کذب کا دعوی کیا - اگر بالفرض
والتقدیر ہی تو مسلمانونکا قصور ہی - الحاصل کلام - ذرا
سمجھکر کہنا چاہئے کہ اس بحث کا منشا کیا ہی بھلا جب قرآن شریف
تمھارے نزدیک کلام خدا ہی نہین بلکہ ساختہ پرداختہ آنحضرت
کا ہی تو پھر اوسمین شفیع حضرت کو لکھا بھی ہو تو آپکسطرح صحیح ملنے گا

... دست دانی کی - اور اگر نہین لکھا تو یہ آنحضرت کی بڑی دیانت ہے
کہ خود شفاعت کا دعوی نہین کیا اس سے بخوبی معلوم ہوتا ہی کہ قرآن شریف کا کلام نہین
بس اوسمین دعوی شفاعت کیسا ہوتا - رہا یہ کہ اس سورت مین حضرت عیسی
افضل ٹھہرے - مین کہتا ہون کہ اگر یہی تقریر ہی تو افضلیت مین کیا
نسبت - یون کہو کہ انجیل مین حضرت عیسی کو شفیع تو کیا خدا و خدا کا
فرزند دلبند لکھا ہی اور حضرت محمد مصطفی کو قرآن شریف مین کہین خدا کا
پوتا بھی نہین لکھا پس حضرت عیسی اسطرح افضل ہوئے تو ای جناب
پادری صاحب آپ حضرت مسیح کی افضلیت حضرت محمد پر کیا ثابت
کرتی ہو تم تو حضرت کی نبوت کو باطل سمجھتے ہو اور جو مدعی نبوت باطل
کاذبہ کا ہو چھوٹا نبی یا حضرت عیسی سے کمتر کیا خاک ہوگا وہ تو بدترین
خلایق ہوگا بس افضلیت کا دعوی کیسا اور عیسائیون نے
... فضلیت حضرت عیسی کے لئے ان رکھی ہی کہ شاید بندے اوتار جو حق
خدا تھے وہ بھی بازی نہ لی جا سکہین کیونکہ وہ فرزند حقیقی پروردگار
ہرگز نہ تھی فقط بعضے چاند سورج کی اولاد تھے ایسے ہی یونانے
بھی اپنی اوتارونکو فخر کی راہ سے چاند تارونکی اولاد بتایا کرتے تھے
بھلا یہہ کونسی دلیل ہی کہ ہمارے نبی کی تعریف جو ہمارے کتاب مین لکھی ہوئی ہے
وہ تمہارے نبی کی توصیف تمہارے کتاب مین نہین - ہندو کہہ سکتے ہین
ہمارے نبی اچھے ہین کہ فرشتے ہین اور اہل کتاب کے انبیا انسان کب
من الخطا النسیان ہین تو بس وہ چونکہ انسان تھے نبی و شفیع نہین ہو سکتے
بھلا ایسی تحریر سے اب کیا ہوتا ہی اب رہی یہہ بات کہ قرآن شریف
مین حضرت کی تعریف و فضیلت نہین ہوا اسکے معنے - رسول اللہ
وخاتم النبیین و رحمۃ للعالمین وغیرہ جو عمدہ و صحیح تعریف ہے آنحضرت کے
نسبت قرآن شریف مین مرقوم ہی پس شفیع ہونے مین کیا کلام رہا -

چنانچہ لا یشفعون الا لمن ارتضی
اس آیت سے صاف ظاہر ہی کہ انبیا و نیک بندے صالحین شفاعت
حق سے کیونکر مسلمانون مین ایک مدت سے حفاظ و علما و اطفال صغیر
بھی شفیع اپنے والدین کے واحباب کے باذن خدا ہونگے اور دیگر انبیا بھی
باذن خدا شفیع امت ہون تو مضایقہ نہین اور شفاعت عام
کا بھی وہ مالک ہو سکتا ہی جسکو خدا اذن دے مگر یہہ بندے کی پہلے
استحقاق پر موقوف نہین جیسے رسالت و خاتم النبیین ہونا کسی
شرط پر منحصر نہین - اب مین یہہ عرض کرتا ہون - کہ جو صورت
نبوت کی اور اوسکا کام قرآن شریف مین لکھا ہی وہ نہایت
صحیح و درست معلوم ہوتا ہی اگرچہ اس متعلق کو جو خدا و رسول مین ہے
مذہب کے نزدیک تاہی حکما اوسکو نہین ملتے اور عقلا نہایت بعید
جانتے ہین مگر رسالت نبوت کا مضمون جو قرآن شریف سے ظاہر ہوتا ہے
اسقدر رتبہ عند العقل کچھ بعید نہین بلکہ خوب ثابت ہو سکتا ہی
اسیطرح شفاعت کا مضمون مسلمانون مین ایسا صحیح و سیدھا
صاف ہی کہ عقل کے تردیک بھی درست ٹھہر سکتا ہی یعنے
یہہ بات کہ خدا کے حکم سے نبی یا اطفال صغیر بخشش کی دعا کرے
اور خدا اونکی دعا قبول کرے ورنہ خداوند عادل رحیم و حیا کے
روبرو وہ شفاعت کرنا باختیار خود کسکا منہ ہی - وہ خداوند
وحدہ لاشریک لہ ہی - اوسکے حکم مین کوئی شریک نہین ہو سکتا
اوسکے بات مین کوئی بے اذن دخل نہین دے سکتا وہ دنیاوی
بادشاہت نہین جہان رشوت یا کفارہ یا چھوٹے بچے کی
سفارش چل سکے کیا وہ خود واقف نہین و عالم صادق نہین
کیا یہہ اوسکا سچا وعدہ پہلے ہی سے نہین کہ ایمان داروں کو

ونیک کارونکو بخشونگا اور فی الحقیقت یہی دعوی اسکی یکتائی
اور انتظام دنیاوی کی مناسب و سزاوار ہی - ورنہ اگر اور
کسی نبی ورسول وغیرہ کا بھی اوسکی کامون مین دخل ہو اور کفارہ
ورشوت وندر وبہیت کی ڈالی چل سکے تو سب دنیا کا انتظام بگڑ جائے
اور مدار کار خدائی کے معاذ اللہ بگڑ جاے پادری صاحبون
بی تعصب عرض کرتا ہون جس کفارہ کو آپ اپنی نبی موجب تفاخر و نجات
سمجھے ہوے ہین وہ غالبًا ذریعہ ممات ہی **بیت** ترسم نرسی
بکعبہ اے اعرابی ۔ کین رہ کہ تو میروے بترکستان است ۔ اگر یہ کفارہ
صحیح ہوتا جیسے اور اوصاف جناب روح اللہ کے مثل مطہر و مبارک و
وجیہا فی الدنیا والاخرۃ حضرت رسول مقبول نے بیان فرمائے
اور قرآن شریف مین بھی اونکو روح اللہ وحکم اللہ اور حضرت مریم
صدیقہ کے تعریف مین ایک تمام سورہ مریم نازل ہوے اور جابجا
اونکی تعریف مدح ہوی اور اونکی ذریت کو شیطان سے پاک بنایا اور
اونکو مبارک کیا پس پس کفارہ کا کیون ذکر کرتے اور اون کو یا اپنی
آپکو قرآن شریف مین ایسی شفاعت مختارانہ عامہ کا مالک کیون بنایا
بلکہ نبی تین امی بھی کہا اور یہ بھی کہا کہ یہ نبی امی لوگون کو کتاب و حکمت
سکھلاتا ہی اور آیات خدا پڑہتا ہی - پس معلوم ہوا کہ بی شک یہہ
بی رودرعایت کلام ملک علام ہی - اب مین بتلاتا ہون کہ جس شفاعت
باذن اللہ کے مسلمان قایل ہین اور یہی عقیدہ صحیح اون کا عند العقل
بھی ثابت ہو سکتا ہی اوس شفاعت کا مالک باذن اللہ کئی جگہہ
آنحضرت کے حق مین آیا ہی - آیۃ الکرسی و سورہ مریم و سورہ طہ و عم یتساءلون
شفاعت باذنہ کا لفظ آیا ہی - لا یملکون الشفاعۃ الا
من اتخذ عند الرحمن عہدا - مگر ہان وسمین نام نامی آنجناب کا نہین

۶

مگر ظاہر ہی کہ آنحضرت کے سوا مراد نہین یا علی العموم باذن اللہ
چند شفیع ہو سکتے ہین جیسے یہہ بھی مذہب اہل اسلام کا ہی کہ اپنی اپنی
امت کے سب خاص شفیع ہونگی اور ہر نبی شفیع ہی ورنہ اون کی نبوت
بی انعام رہ جاوے اور بی انعام کوئی سلطنت نہین چل سکتے علاوہ
اوسکے سورہ منافقین مین صاف ہی - اور جب اون منافقون سے کہا جاتا ہے
کہ آئیو یہہ نبی تم کو بخشوای گا تو وہ سر پھیرتے ہین اور ای نبی تو اون کو
دیکھتا ہی کہ وہ منہہ پھیرتے ہین اور غرور کرتے ہین - اونکو برابر ہی
کہ تو اونکے لئے مغفرت مانگ یا نہ مانگ خدا اون منافقین کو ہرگز
نہین بخشیگا - پس اتنا معلوم ہوا کہ آنحضرت کے لئے حکم استغفار واسطے
ایمان لانے والون کے ہی - اور خاص اپنے لئے مغفرت چاہنی کا حکم
سب بندون کو ہی اور معلوم ہوا کہ یہہ مغفرت چاہنا آنحضرت کا منافقین
کو مساوے تھا پس خدا بنظر اونکے تکبر و بے پروائی کی فرماتا ہی کہ اگرچہ
ای نبی تو استغفار بھی بحسب منصب خود کری تب بھی ہم نہ بخشینگے
اس سے صاف معلوم ہوا کہ آنحضرت مجاز باستغفار مومنین ہین مگر ہمین
کمال قدرت ذی الجلال ظاہر ہی کہ منافقین کو نہین بخشیگا کیونکہ وہ
سچا و عالم الغیب ہے نبی و نکا حال خود بغیر تبلائے خدا کے نہین جانتے تھے
اسلئے حق سبحانہ تعالی نے اطلاع دی گویا کہ اونکو منافقین کے
استغفار سے منع فرمایا پھر اس سے اجازت استغفار کی مومنین کے لئے پای جاتی ہے
اسیطرح سورہ نصر اللہ والفتح مین صریحًا آنحضرت کو استغفار یمان دار ونکے
لئے حکم ہوا ہی اور خدا نے فرمایا کہ مین توبہ قبول کرنے والا ہون
سورہ نساء - ۹ رکوع - ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاوک فاستغفروا اللہ
واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما - ۵ - ت اور اگر
تحقیقا وہ لوگ اپنی جانون پر ظلم یعنی گناہ کرے تو ای نبی تیرے

پاوے انکر خدا سے بخشش چاہین اور رسول بھی اونکی مغفرت چاہے
تو البتہ وہ خدا کو توبہ قبول کرنے والا اور مہربان پاینگے - ۱۲ فرمانے
اس سے کیا زیادہ اشارۂ شفاعت مطلوب ہی چوتھی آیۃ سنئے
سورۂ حدید رکوع ۴ - یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وآمنوا برسولہ
یوتکم کفلین من رحمتہ ویجعل لکم نورا تمشون بہ ویغفر لکم واللہ غفور
رحیم ق - اے ایماندارو خدا سے ڈرو اور رسول خدا پر ایمان
لاؤ تو خدا دیگا تم کو دو حصہ اپنی رحمت سے (یعنے ایک اس رسول
پر ایمان لانے کے عوض مین اور تمہارے لئے نور مقرر کرے گا کہ تم اوسکے
روشنی سے چلوگے اور خدا تم کو بخشیگا - اور اللہ تعالی بخشنے والا اور
مہربان ہی اس سے بھی مضمون شفاعت صحیحہ مقبولہ عند العقل والنقل
بخوبی مترشح ہی ان صحیح صحیح فقرات توصیف سے اور نیز آنحضرت کے
بعض انکار و اقرار سے ثابت ہی کہ قرآن شریف مین ہرگز ہرگز کچھ تصرف
رسول خدا کی طرف سے نہین ورنہ علم غیب وغیرہ سے صریحا کیون انکار کرتے اپنے تئین
فقط بشیر و نذیر کیون فرماتے بلکہ خدا سے رشتہ تبلا اور نہ حضرت مسیحت کا
دعوی کرتے تو خوب بقول عیسائیان ہوتا پھلتا پس ان روایات سے
صریحا بخوبی معلوم ہوا کہ جہان شفاعت باذن اللہ کا تین چار آیتون مین
قرآن شریف مین آیا ہی وہان بھی حضرت ہی سے مراد ہی کیونکہ قرینہ
قرآن شریف ہی ہی پس یہی معنے شفاعت ہمارے نزدیک مقبول و
عند الانصاف معقول ہین کہ خدا سے طلب بخشش کرے اور خدا بخشدے
یہہ معنے ہم مانتے نہین کہ ہاتھ پکڑ کر جنت مین ڈھکیل دی یا آپ مرکر
کفارہ ہوجاوے پھر آپنے کفارہ قبول کرنے والا آپ ہی شفیع آپ ہی
بادشاہ معذرت کے چٹے بٹے پھر اس سے فائدہ کیا - مگر پادری عماد الدین
صاحب بطور مجادلہ اسپر ایک دو صوفی کا قول ہمارے مقابلہ پر لکھکر گنینگے

راقم الفت حسین از دھلے

اعتراضات جواب طلب

فقیر سرمد میرزا موحد اپنے عنایت فرما صاحب منشور محمدی کی
خدمت والا درجت مین عرض پرداز ہی کہ آپ از راہ توجہات
بزرگانہ اپنی اخبار مطلع انوار کے کسی گوشہ مین میرے اعتراضونکو
جگہ دیجئی اور زبدہ قسیسان زمان اور صاحب نور افشان سے

بطور اپنی سفارش کی ان اعتراضات کے جوابات اگر آپ کہہ سنکر
لکھوائینگے تو آپ راقم کو مشکور فرمائینگے کیونکہ صاحب موصوف
اپنے آنکھون پر تعصب کی عینک رکھکر نورافشان نمبر ۲ ۵ جلد ۲
مین تحریر کرتے ہین کہ **قولہ** بعض صاحبان بذریعہ اخبار
منشور محمدی وغیرہ اپنے تحریرات لایعنی کا جواب ہم سے طلب
کیا کرتے ہین اور جب ہم اُن کے تحریرات ہرزہ درائی و گفتگو بازاری
کو دیکھتے ہین تو بجای جواب کے سکوت اختیار کرتے ہین الخ۔
اقول اول تو آج تک گفتگو بازاری اخبار منشور محمدی
وغیرہ مین جیسی نہین اور نہ ہمارے نظر سے گزرے ہی لازم تھا کہ
صاحب ممدوح اوس گفتگو بازاری کا پتہ نشان بتلاتے اور
تنبیہ کے طور معترض ہوتے جیسے کہ وقایع نگارون کا شیوہ ہی اب
تو وہ مثل پنجابی موردن ہوی کہ چپکے ہاتھ نہ پہونچی تھو گڑو
یا یون ہی بحث و تقریر مین تیز ہا بتلاتے ہین اور خلاف اپنے
دعوے کے پورے مہذب ہوکر اورون کی نسبت تحریرات لایعنی
مزید برآن تحریرات ہرزہ درائی و گفتگو بازاری نامزد کرتے ہین
سوایسی مصنوعی مہذب کو جس کے مونہہ سے تہذیب کے ایسے پھول
جھڑتے ہین ہمارا بھی سلام ہی۔
مخفی نرہے کہ جب سے نورافشان نکلا اوسدن سے آج تک ہزارون
اعتراضات صاحب نورافشان پر ہوچکے ہین کوی اب سے
پوچھے بلا آپ ہی دہل کو ہاتھ مین لیکر کہین کہ فلان مسئلہ کا
جواب باصواب ہمنے دیدیا ہی اور فلانا مات ہوگیا فقط ارا
اگر کسی اعتراض کا اپنے زعم مین جواب بھولی چھوکے دیا تو جواب
الجواب سنکر آپ کا کلیجا ایسا ٹھنڈا ہوا کہ وہ گرم جوشی بالکل

۸

کافور ہوگئی پھر کبھی ٹان ہون کا حوصلہ ہوا ہمارے اس دعوی کا جسکو
یقین نہو وہ سر اوٹھا کر دیکھ لے یہی گویی بھی میدان ہی اب اعتراضات
کتنے چلو (۱) واہ واہ عیسائی فرقہ کے خدا کی کیا بڑی عظمت ثابت
ہوتی ہی کہ ایک خدا آسمان مین بیٹھا رہے اور دوسرا اوتر کر لاہوت کو
جسم ناسوتی سے ملا دے اس طور پر کہ جسم ناسوتی حادث اس لاہوت
واجب الوجود پر غالب آکر اسی باطل کر دی اور نو مہینے مریم بنت عمران
کے پیٹ مین جنین بن کر رہی اور تینون خون حیض سے نشو و نما پاوے
اور اوسے کھاوی اور بعد نو مہینے کے بطور عادت اُن نیکے مخرج
معلوم سے باہر نکلے اور بہ تدریج بڑھے اور تیس ۳۰ برس تک اپنے
تین نجانے کہ مین خدا ہون بعد اوسکے اپنی یحیی بندہ کا مرید ہوکر
اصطباغ لی جب تیسرا خدا کبوتر کے صورت مین اوپر اوترے اوسوقت
دعوی نبوت اور خدائی کی تمیز آوے پھر عدالت کے رو سے نجات
کے لئے اپنے بندون کے اور کوئی راہ نہ دیکھی سوا اسکے کہ یہودیون کے
ہاتھ سے رنج اور دکھ اوٹھا کر مصلوب ہوا اور تین دنرات قبر مین
مردہ پڑے اور جہنم کو جاوے اور ان تین دن رات مین تمام عالم عرش سے
فرش تک بغیر اپنے خالق کے رہے اور بعد تین دنرات کے عروج
آسمان پر کرکے پہلے خدا کے دائین ہاتھ جا بیٹھے سبحانک ہذا بہتان
عظیم۔ کیون جی یا حضرت ایڈیٹر نورافشان یہہ تحریرات لایعنی
تو نہین ہیں تو خدارا اسکا جواب دیجئے اور اپنے پیش امام پادری صاحب
کو دکھلا لیجئے (۲) ای میرے پیاری بھائی عیسا ہو اور مشنریو
خصوصا صاحب نورافشان کے معاونو مین آپ سے پوچھتا ہون
اس مشہور قول مین کہ تثلیث مین توحید ہی توحید و تثلیث دونون
کو حقیقتے اور واقعی جانتے ہو یا ایک کو حقیقتے اور دوسرے کو مجازی

اور اس توحید و تثلیث کے سوا اور تعلیمین بھی بالفرض والتقدیر
مثل توحید و تربیع و تخمیس و تسدیس کے آپس مین جمع ہو سکتین یمن باس
اجتماع کو صرف توحید اور تثلیث ہی کے ساتھ خصوصیت ہی اور یہ
کہان گئے صاحب نوازشان اور اونکے ایڈیٹر فرمائیے صاحب تحریرات
مذکورہ بالا ہزرہ درائی و گفتگو بازاری مین داخل تو نہین (۳)
علاقہ خدائی کا جو بدن جناب مسیح کے ساتھ ہی موافق مختار جمہور
مسیحیون کے سوائے علاقہ حلول اور اتحاد کے ہی اور مقرین تثلیث بھی
اقرار کرتے ہین کہ سارے انجیل مین بیان اسکا نہین آیا مگر ای صاحب
نوازشان آپ اس مغالطہ مین ذرا اپنی رای کو ظاہر تو فرمائیے
کہ وہ علاقہ جو مسیح مین فیما بین الوہیت و انسانیت ہی وہ کونسی
علاقہ خاص ہی فقط ہان صاحب یاد آیا بھول گیا تھا اگر یہہ تحریرات
گفتگو بازاری مین شامل ہی تو اپنی ایڈیٹر سے دریافت کرکے سکوت
اختیار کیجیے میرا مدعا نکل آئیگا (۴) ای میرے مہربان پادری
صاحب نوازشان خدا تعالی جو تا ممکنات پر قادر ہی بالفرض
نعوذ باللہ اگر وہ خودکشی کرنی چاہی تو کر سکتا ہی یا نہین اگر نہین
تو اسکی قدرت مین نقص لازم آئیگا اور کفارہ بہ ہیئت الوہیت باطل
ہو جائیگا دیکھنا ذرا سنبھل کر چلنا اور سمجھ کر جواب دینا ایسا نہو کہ
آپ اپنے ہم چشمون مین ٹھوکر کا باعث ہو جائین اور میرا اعتراض بازار
گفتگو بنجائی اچھا صاحب اگر اعتراض مسبوق الذکر تحریرات غیر
مہذب گفتگو بازاری کے ہم پلہ نہین ہی تو آپ اسکی جواب مین
پورا تولئے تاکہ آپ کی خوبی کا وزن ہو سکے جائے اور اگر آپ کو جواب
دینے کی فرصت نہو تو آپ اپنے ایڈیٹر صاحب کو فرمائی کہ وہ اپنی
عقل کی میزان کو ناواقفی کے پاؤ سنگ سے راست کرکے پھر اپنی

جو کہون سمجھے ورنہ گفتگو بازاری بقول آپ کی سبب سود نہوگی
(۵) تحریف و نسخ جیسی مین پایا جاتا ہی کہ نہین اور توریت مین
جو احکام باریتعالی کے ہین وہ آیا بطور منسوخ کے ہین یا چھلکے سومیرے
صاحب نوازشان آپ ذرا تکلیف فرماکر مغز اور چھلکے کی تشریحات
کر دیجئے اور اگر یہہ بھی گفتگو بازاری و ہزرہ درائی ہی تو جانی دو
(۶) جناب مسیح کے شاگرد حواری جنہون نے اناجیل کو لکھا
وہ بشر تھے اور بشر کا کام ہی بھول جانا فرمائیے اونہین بھی سہو و نسیان
قبول کر دم اگر اس تحریر مین گفتگو بازاری ہو تو کسی واعظ نصاری سے
جو اکثر گفتگو بازار مین اور بحث لوگون سے کیا کرتا ہو اوس سے اس
گفتگو کا امتیاز کرا کر جواب لکھنا ورنہ بقول آپکے ہزرہ درائی اور
نزاع خائی اور بحث و جرمی سے کچھ فائدہ نہین ہی - اول تو آپ کے
ایڈیٹر صاحب کو گفتگو بازاری و ہزرہ درائی اور ہذیانہ تحریر
اور رواب مناظرہ وغیرہ مین امتیاز کرنا آتا ہوگا اگر اونکے بھی نزدیک
یہہ تحریرات گفتگو بازاری سی تو یا قسمت یا نصیب یا بخت
(۷) یہہ کتب عہد عتیق و عہد جدید مروجہ حال بالہام لکھی گئے ہین اور
مولف صاحب الہام تھے کہ اونہون نے روح القدس لیکر یہہ کلام فرمایا
اور لکھا دوسری کہ روح القدس لیتے ہوی اونہین کسنے دیکھا تھا
تیسری یہہ کہ کتب مروجہ حال اوس کلام الہامی کے مطابق ہین اور
اوسکے ترجمہ درست ہین اسکا جواب گفتگو بازاری سے الگ کرکے
لکھنا مناسب ہے (۸) معہذا روح القدس کے جو شکل مرتبہ مسیحیون نے
اپنی متخیلہ من اعتقاد کے ہی اوسی کوئی عاقل نہین تسلیم کر سکتا ہی
یعنی کبوتر کی شکل ہان یہہ تو تجویز کیا کہ جب روح القدس کے اب
اور ابن دونو سے تولید پائی تو ابن سے بجہت احتیاج ایکنے علیحدگی کی